405/19/12/16

نام: شوکت علی

سپروائزر: پروفیسر کوثر مظہری

ٹائٹل: اردو ادب کے فروغ میں چشتیہ خانقاہوں کا حصہ

ڈپارٹمنٹ: شعبۂ اردو، فیکلٹی آف ہیومنیٹیز اینڈ لینگویجز

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی-۲۵

تلخیص

ہندوستان کی سرزمین پر ابتداً اللہ رب العزت نے جس سلسلہ کو دعوت و تبلیغ کے لیے منتخب فرمایا وہ سلسلۂ چشتیہ ہے۔ اس سلسلہ کے ممتاز شیوخ میں حضرت خواجہ غریب نواز ہیں، جنھوں نے اشارۂ غیبی سے ہند کی سرزمین کو اسلام اور اس کی روحانیت سے سرفراز کیا۔

ہندوستان کے مسلمان فرماں رواؤں کو ہر دور میں حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بے پناہ عقیدت رہی۔ اس کا ثبوت تاریخی دستاویزات کے ساتھ ساتھ درگاہ اجمیر شریف میں بادشاہوں کی تعمیرات اور نذر و نیاز کی موجودگی ہے۔

اردو زبان و ادب کی تاریخ صدیوں پر محیط ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ کوئی بھی زبان صدیوں میں نشو و نما پاتی ہے۔ اردو زبان ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب کی پیداوار ہے، جس نے بہت ہی کم مدت میں ہند و بیرون ہند میں خود کو متعارف کرانے میں کامیاب رہی اور پھر تیزی سے اس نے اپنا ایک منفرد مقام بھی حاصل کرلیا۔ اردو زبان کا مطالعہ لسانی سطح پر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ماخذ و مصدر ہند آریائی زبان ہے۔

اردو زبان کا آغاز اور صوفیہ کی حصہ داری

اردو زبان ہندوستانی زبان ہے، اس کی ساخت و ہیئت میں ہندوستانی بولیاں رچی بسی ہوئی ہیں۔ تاہم اس میں اسما اور صفات ترکی، فارسی اور عربی سے مستعار ہیں۔ اس کی تعمیر و ترقی میں صوفیہ اور مشائخ نے گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔ یہ زبان کس خطّے میں پیدا ہوئی، اس امر میں محققین کا اختلاف ہے۔ تحقیق سے اب یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ اردو کی جائے پیدائش دہلی اور نواح دہلی ہے، تاہم اس کی پرورش و پرداخت دکن میں ہوئی۔ لہٰذا اردو زبان کو کسی ایک جگہ سے منسوب کرنا دانشمندی نہیں۔

اگر اردو شعر و ادب کی ابتدا شمالی ہند میں تلاش کریں تو اس کی شروعات جائسی، قطبن، کبیر، میرا اور تلسی کی تخلیقات سے ہی ملنے لگتی ہیں۔ دراصل یہ دور اردو زبان کا تشکیلی دور ہے اور ان کی تخلیقات میں جا بجا ہندی کے صاف ستھرے الفاظ اور فقرے ملتے ہیں۔ بابا فرید گنج شکر (۵۸۰ھ ۶۶۴ھ) کے کلام، دوہے اور فقرے ملتے ہیں۔ قدیم کتابوں میں ان کے کئی اقوال اور اشعار مخلوط ہندی زبان میں ہیں۔

اردو زبان وادب کے ارتقائی دور کو ہندوستان کے مختلف خطوں میں دیکھا جائے تو اس میں بھی صوفیہ سرفہرست نظر آتے ہیں۔ اس سلسلے میں خطہ دکن کا نام پہلے لیا جاسکتا ہے، جہاں صوفیانہ شاعری کی ابتدا کے ساتھ ساتھ اسے خوب فروغ بھی حاصل ہوا۔ قطب شاہ اور ان کے جانشینوں کو تصوف سے قلبی لگاؤ تھا۔ ولی، بحری، خواجہ حسن، کلیم، میر فضل علی داتا، شیخ فرحت اللہ اور میر ولایت اللہ خان دکن کے ابتدائی صوفی شعرا میں ہیں۔

دکن کی اولین تصانیف سلسلہ چشتیہ کے مشہور بزرگ خواجہ بندہ نواز گیسو دراز کے خانوادے میں ملتی ہیں۔ اس خانوادے نے پشت در پشت اردو زبان کی آبیاری کی۔ کثرت سے کتابیں لکھیں اور اردو زبان کو معیاری اور ادبی زبان بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔ خانوادۂ گیسو دراز میں پہلا نام میراں جی شمس العشاق کا ہے پھر سلسلہ وار اشرف بیابانی، شاہ برہان الدین جانم، سید شاہ امین الدین علی اعلیٰ کا ہے۔ اعلیٰ کی خدمات تمام دکنی بزرگوں میں سب سے زیادہ ہیں۔ اعلیٰ کو نظم و نثر دونوں پر کامل عبور تھا۔ ملا وجہی، غواصی، بحری وغیرہ نے اس زمین میں طرح طرح اور نوع بنوع گل و بوٹے اگائے جس کی خوشبو آج بھی باقی ہے۔

جن خانقاہوں سے وابستہ شخصیات کو اس مقالہ میں شامل کیا گیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

خانقاہ نظامیہ، خانقاہ صابریہ، خانقاہ نظامیہ نصیریہ، خانقاہ نظامیہ نصیریہ فخریہ، خانقاہ چشتیہ اشرفیہ، خانقاہ رشیدیہ جون پور، خانقاہ چشتیہ نظامیہ مینائیہ صفویہ، خانقاہ چشتیہ منعمیہ قمریہ پٹنہ، آستانہ چشتیہ نظامیہ دانا پور۔

شمالی ہند کے حوالے سے چشتیہ سلسلے سے وابستہ مندرجہ ذیل شخصیات کو شامل کیا گیا ہے۔

۱-امیر خسرو، ۲-شاہ میر محمد علی بیدآر دہلوی، ۳-خواجہ احسن اللہ خان بیاںؔ، ۴-خواجہ حسن نظامی، ۵-حضرت نورالحق شاہ حیدر بخش، ۶-حضرت شاہ غلام معین الدین امیری قدس سرہ، ۷-حضرت آسی غازی پوری رحمۃ اللہ علیہ، ۸-شاہد علی سبز پوش قدس سرہ، ۹-محمد یوسف علیمی رشیدی، ۱۰-حضرت سکندر علی علیمی رشیدی، ۱۱-حضرت وجہ اللہ شاہ عرف وجھن شاہ، ۱۲-حضرت شاہ عین اللہ خلیلؔ صفی پوری، ۱۳-حضرت شاہ امیر اللہ محمدی صفوی، ۱۴-محمد عزیز اللہ شاہ عزیزؔ، ۱۵-حضرت شاہ محبّ اللہ معروف بہ جناب ملک محمد رفیق، ۱۶-شاہ عارف صفی محمدی قدس سرہ، ۱۷-حضرت محمد مخدوم منعم پاک، ۱۸-شاہ محمد یحییٰ عظیم آبادی، ۱۹-شاہ رکن الدین عشق، ۲۰-مرزا محمد علی فدوی، ۲۱-حضرت سید شاہ عطا حسین فانیؔ گیاوی۔

دکن کے حوالے سے سلسلۂ چشتیہ سے وابستہ مندرجہ ذیل شخصیات کو شامل کیا گیا ہے۔

۱-حضرت خواجہ بندہ نواز گیسو دراز، ۲-میراں جی شمس العشاق، ۳-شاہ برہان الدین جانم، ۴-سید شاہ امین الدین علی اعلیٰ، ۵-شیخ غلام محمد داول، ۶-محمود الحق خوش دہان، ۷-میراں جی خدا نما، ۸-میراں یعقوب، ۹-مخدوم شاہ حسینی، ۱۰-شاہ تراب چشتی، ۱۱-قاضی محمود بحری، ۱۲-سراج اورنگ آبادی۔

ان مندرجہ بالا شخصیات میں درجنوں نام ایسے جو گوشۂ گمنامی میں پڑے ہوئے تھے اور ایک محدود حلقہ کے افراد ہی ان شخصیات سے واقف ہیں۔ لہٰذا میں نے یہ کوشش کی ہے کہ جہاں تک ہو سکے اردو زبان وادب کے فروغ میں صوفیہ کا جو کردار رہا ہے، اس کو پیش کر سکوں۔